آیاتِ صیام کی روشنی میں علمی فوائد اور تقدّسِ رمضان

مولانا فخر الاسلام مدنی
استاذِ جامعہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''یَا أَیُّہَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ أَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَرِیْضًا أَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ أَیَّامٍ أُخَرَ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ وَأَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَکُمْ إِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ... الخ'' (۱)

لائقِ ستائش و مستحقِ حمد وہ ذات ہے جس نے ہمیں ماہِ رمضان کی گراں قدر دولت سے نوازا، اس مہینہ کے روزے، تراویح، قیام اللیل، تلاوت واذکار جیسی معظم بالشان عبادات کی ادائیگی کے شرف سے نوازا۔ ذکر کردہ سورۂ بقرہ کی پانچ آیات روزے اور اس کے متعلق فقہی واستنباطی فوائد پر مشتمل ہیں، جن کے استخراج واستنباط سے حق تعالیٰ شانہٗ کے خصوصی فضل وامتنان کی بدولت تقریباً سو فوائد تک رسائی میسر ہوئی، ان فوائد کو قارئین کی سہولت کی خاطر مختلف عناوین کے تحت ذکر کیا گیا ہے، جو ہدیۂ قارئین پیشِ خدمت ہیں:

آیات کا باہمی ربط ومناسبت:

اس رکوع کی سب سے پہلی آیت روزے کی فرضیت کو بیان کرتی ہے: ''کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ''، دوسری آیت میں اس کی کیت وتعداد کو بیان کیا گیا: ''اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ''، تیسری آیت میں ان محدود ایام کی تفصیل وتفخیم کی طرف اشارہ کیا گیا: ''شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ..''، چوتھی آیت میں روزے جیسی نفس پر شاق وگراں معلوم ہونے والی عبادت کی کما حقہ بجا آوری کے واسطے بارگاہِ الٰہی میں الحاح و تضرع کی ترغیب دی گئی: ''وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ'' (۲) پانچویں آیت میں روزے سے متعلق احکام میں امتِ محمدیہ -علیٰ صاحبہا الصلوات والتسلیمات- کو تخفیف وسہولت کی جس گراں قدر نعمت سے

نوازا گیا، ان کو بطور احسان ذکر کیا گیا: ''اُحِلَّ لَکُمۡ لَیۡلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآءِکُمۡ ؕ''

ان آیات کی ابتدا و انتہا دونوں تقویٰ وخشیتِ الٰہی کے جلی عنوان سے مربوط ہیں، ابتدائی آیات: ''کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ''، اختتامی آیات: ''کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمۡ یَتَّقُوۡنَ۔''

اس رکوع کی اختتامی آیت ''وَلَا تَاۡکُلُوۡۤا اَمۡوَالَکُمۡ بَیۡنَکُمۡ بِالۡبَاطِلِ'' کا سابقہ آیاتِ صوم سے تین طرح ربط کو ذکر کیا جانا ممکن ہے:

۱: روزہ میں محدود مدت تک خورد ونوش کی پابندی عائد کی گئی، جس کی بنا پر کسی دوسرے کے مال پر دست درازی جو مطلقاً حرام ہے، اس کے ترک کا مؤثر ترین علاج تجویز کیا گیا۔

۲: سابقہ آیات میں حلّیت سے متعلق احکامات کو بیان کیا گیا: ''اُحِلَّ لَکُمۡ لَیۡلَۃَ الصِّیَامِ'' جبکہ اس آیت میں محرّمات کو بیان کیا گیا۔

۳: سابقہ آیات میں خورد ونوش کی اجازت مرحمت کی گئی: ''وَکُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا''، جبکہ اس آیت میں غیر کے مال کو نگلنے سے متعلق نہی وارد ہوئی۔ (۳)

ماہِ رمضان سے متعلق عبادات:

۱: روزہ: ''فَمَنۡ شَہِدَ مِنۡکُمُ الشَّہۡرَ فَلۡیَصُمۡہُ ؕ'' اس عبادتِ جلیلہ کی انجام دہی سے متعلق حکم میں سحری وافطاری داخل ہے۔

۲: صدقہ: ''فِدۡیَۃٌ طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ''

۳: تراویح: ''شَہۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ''

۴: کلامِ الٰہی کی بکثرت تلاوت کا اہتمام: ''شَہۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ'' نیز اس مبارک مہینہ میں کلامِ پاک کی تلاوت وحفظ کا عمل قدرے آسان ہو جاتا ہے۔

۵: اللہ کی یاد وذکر: ''وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ہَدٰىکُمۡ'' بدن دنیاوی خورد ونوش کی لذتوں سے معدہ کو یکسر فارغ رکھنا ذکر ومراقبہ میں یکسوئی کا باعث ہے۔

۶: دعا کا اہتمام: ''وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ''، آیتِ بالا کو صوم سے متعلق احکام کے درمیان میں ذکر فرما کر دعا کی اہمیت کو اُجاگر کیا ہے۔

۷: توبہ وانابت کی قدردانی: ''عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمۡ کُنۡتُمۡ تَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ'' اس آیت میں اشارہ ہے کہ اس مبارک مہینہ کے قیمتی لمحات میں توبہ قبول کی جاتی ہے۔

۸: عشرۂ اخیرہ میں اعتکافِ مسنون کی عبادت: ''وَلَا تُبَاشِرُوۡہُنَّ وَاَنۡتُمۡ عٰکِفُوۡنَ ۙ فِی الۡمَسٰجِدِ ؕ''

رمضان اور روزے میں پنہاں اَسرار اور حکمتیں:

۱: سلف صالحین کی اتباع کا درس: ''كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ ''

۲: تقویٰ کا حصول: ''لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ''

۳: دوسروں کے ساتھ غم خواری و ہمدردی کے جذبات کا اظہار: ''وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ''(۴) اس کے تحت فقراء ومساکین کو افطار کرانا سب شامل ہے۔

۴: تعظیم قرآنی: ''شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ'' اس میں یہ واضح کر دیا گیا کہ روزوں کی مشروعیت کے لیے اس مہینہ کا انتخاب اس میں نزولِ قرآنی کا سبب ہے۔(۵)

۵: اللہ رب العزت کی تعظیم وتکبیر: ''وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ''(۶)

۶: حسّی ومعنوی نعمتوں کے حصول پر شکر بجالانا: ''لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ''، یہ بات بدیہی طور پر ثابت ہے کہ بھوک وپیاس کی شدت میں مبتلا شخص ہی اس نعمتِ عظمیٰ کی قدر وقیمت سے آشنا ہوتا ہے، اسی طرح معنوی نعمت مثلاً دین وذکر وعبادات کی ادائیگی پر شکر بجالانا۔

۷: رمضان المبارک کی تعظیم: ''فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ''

۸: ربِ کائنات کے قرب کا حصول: ''وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ''

۹: امتِ اسلامیہ کو توحید واتحاد کی دعوت: ''اٰمَنُوْا، اَتِمُّوْا، لِتُكْمِلُوْا، لِتُكَبِّرُوْا'' ان میں سب کو بصیغۂ جمع تعبیر کیا گیا، اس طور پر کہ معنوی لحاظ سے امتِ مسلمہ کا اس مقدس مہینہ کی آمد پر صوم ودیگر عبادات کا امتثال اجتماعی طور پر ہوتا ہے، جیسا کہ حج بیت اللہ میں حسی ومعنوی، زمانی ومکانی ہر اعتبار سے مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے۔

۱۰: اسلامی وقمری تاریخ اور تقویم کے اہتمام کی مشق وتمرین: ''فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ''، ''اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ''، ''وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ''، ''اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ''، ''يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ''(۷)، ''وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ۔'' ان سب آیات میں وقت کی تعیین کی طرف اشارہ ہے۔

۱۱: طبی فائدہ: روزہ مفطراتِ ثلاثہ (اکل وشرب وجماع) کے ترک کا نام ہے، اس سے متعلق ایک عمومی تجربہ ومشاہدہ ہے کہ ایک ماہ معدہ کا خورد ونوش کی لذتوں سے خالی رکھا جانا انسانی صحت ومزاج میں صفتِ اعتدال، جبکہ قوتِ بالیدگی میں خوش آئند اثرات مرتب کرنے کا باعث ہوتا ہے، نیز ظاہری وباطنی ہر قسم کے امراض سے خلاصی ونجات کا بہترین ذریعہ ہے۔

رمضان میں تخفیف ونرمی کا معاملہ: (''يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ''(۸))

۱: سال کے صرف ایک مہینہ میں روزے کا وجوب: ''اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ''(۹)

۲: صرف دن کے اوقات میں روزے کی مشروعیت: ’’اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ‘‘ (۱۰)

۳: تندرست وصحیح شخص پر فوری ادائیگی کا لزوم، جبکہ مرض کی بنا پر تاخیر کی رخصت: ’’فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ‘‘

۴: مقیم پر فی الحال روزے کا وجوب، مسافر کے واسطے رخصت: ’’اَوْ عَلٰی سَفَرٍ‘‘

۵: روزے پر عدمِ قدرت کی صورت میں فدیہ کی گنجائش: ’’وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ ۔الخ‘‘

۶: منکوحہ کے ساتھ رمضان کی راتوں میں حکمِ ممانعت کے بعد مباشرت کی اجازت: ’’اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ‘‘ (۱۱)

۷: صبح صادق تک سحری میں تاخیر کی رخصت: ’’وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ‘‘ (۱۲)

۸: افطار میں تعجیل: ’’اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ‘‘

۹: ان حِکَم واسرار کا ذکر جن کی بنا پر روزے جیسی نفس پر شاق وگراں گزرنے والی عبادت کا برضا ورغبت ادا کیا جانا۔

ماہِ رمضان سے وابستہ مختلف حقوق:

۱: فقراء ومساکین کا حق: ’’وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ ط‘‘

۲: کلامِ الٰہی کا حق: ’’شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ‘‘ تراویح اور بکثرت تلاوت کا اہتمام۔

۳: خالقِ کائنات کا حق: ’’وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ‘‘، اسی طرح فریضۂ صوم کی ادائیگی اللہ کا حق ہے۔

۴: مخلوق کا حق: ’’یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ ز‘‘

۵: نفس وذات کا حق: ’’وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ‘‘؛ چونکہ سحری کا ترک شریعت کی نظر میں قابلِ مدح نہیں، بلکہ اس میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔

۶: مسجد کا حق: ’’وَلَا تُبَاشِرُوْھُنَّ وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ لا فِی الْمَسٰجِدِ ط‘‘ (۱۳)

۷: روزے کا حق: ’’ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ‘‘

۸: ماہِ رمضان کا حق: ’’فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ ط‘‘ ’’تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَقْرَبُوْھَا ط‘‘

۹: زوجین کے حق: ’’اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ ط‘‘ … ’’فَالْئٰنَ بَاشِرُوْھُنَّ‘‘

بابِ صوم سے متعلق رکوع میں موجود ثلاثیات:

۱: فرضیتِ صوم سے متعلق پہلی آیت تین امور کو متضمن ہے، جن سے صاحبِ ایمان کو قلبی تسکین

واطمینان کی بیش بہا دولت میسر ہوتی ہے، جو صاحبِ ایمان کو ادائیگی عبادت پر آمادہ کرتی ہیں: ❶ : ''یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' چونکہ ایمان طاعتِ الٰہی پر براہنگیختہ کرتا ہے۔ ❷ :: ''كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ'' چونکہ اصولِ فقہ کا یہ ضابطہ ہے کہ مصیبت جب عام ہو تو نفس پر خفیف وہلکی معلوم ہوتی ہے (عمومِ بلویٰ موجبِ خفّت ہے) (۱۴) ❸ : ''لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ'': جب ہدف ومنزل متعین ہو تو اس راہ میں حائل ہر رکاوٹ ہیچ معلوم ہوتی ہے، اور اس کا تحمل نفس کے لیے قدرے آسان ہوتا ہے۔

۲: دوسری آیت تین امور پر مشتمل ہے، جس سے تخفیف وتیسیر کا اظہار ہوتا ہے: ❶ : تعدادِ ایام کی قلت ''اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ط''، ❷ : عذر کی صورت میں رخصت: ''فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ط'' ❸ : فدیہ کی ادائیگی کی صورت میں روزوں کا بالکلیہ سقوط: ''وَعَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ''

۳: وہ افراد جن کو قرآن مجید نے اصحابِ عذر تسلیم کیا، وہ تین ہیں: ❶ : مریض: ''فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا'' ❷ : مسافر: ''اَوْ عَلٰى سَفَرٍ''، ❸ : شیخ فانی ''وَعَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ ط''

۴: کلمہ ''كُتِبَ'' یہ مادہ اس رکوع میں تین مرتبہ آیا ہے: ❶ : ''كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ''، ❷ : ''كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ''، ❸ : ''وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ص''

۵: ''الصِّیَامُ'' کا کلمہ تین بار وارد ہوا ہے: ❶ : ''یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ''، ❷ : ''اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ'' ❸ : ''ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَى الَّیْلِ ج''

۶: کلمہ ''خَیْر'' ایک ہی آیت میں تین دفعہ واقع ہوا ہے: ''فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ ط وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔''

۷: ادائیگی صوم کا تین دفعہ حکم دیا گیا: ❶ : ''كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ''، ❷ : ''وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ''، ❸ : ''فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ط''

۸: رمضان کا بابرکت مہینہ تین عشروں پر مشتمل ہے، پہلا عشرہ: رحمت، دوسرا: مغفرت، تیسرا: جہنم سے خلاصی ونجات کا ہے۔

۹: ماہِ رمضان سے متعلق ایک ہی آیت میں تین علتوں اور حکمتوں کو یکجا کیا گیا ہے: ❶ : ''وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ''، ❷ : ''وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ'' ❸ : ''وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ'' (۱۵)

۱۰: کلمہ ''لَعَلَّ'' اپنے مدخول سمیت تین دفعہ واقع ہوا ہے: ❶ : تقویٰ کے ساتھ: ''لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ''، ❷ : شکر کے ساتھ: ''لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ''، ❸ : رشد کے ساتھ: ''لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ''

۱۱: کلمہ ''ایام'' تین دفعہ استعمال ہوا ہے: ❶ : ''اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ط'' ❷ : ''فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ط'' ❸ : ''فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ط'' (یہ ایک طرح دو دفعہ آیا ہے)

۱۲: جملہ ''اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ'' پورے قرآن میں تین دفعہ واقع ہوا ہے: ❶: ''اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ الخ'' (البقرۃ:۱۸۴) ❷: ''وَاذۡکُرُوا اللہَ فِیۡۤ اَیَّامٍ مَّعۡدُوۡدٰتٍ فَمَنۡ تَعَجَّلَ فِیۡ یَوۡمَیۡنِ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَیۡہِ الخ'' (البقرۃ:۲۰۳) ❸: ''ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ قَالُوۡا لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ'' (آل عمران:۲۴)

۱۳: کلمہ ''مَعۡدُوۡدَۃ'' قرآن مجید میں تین اسماء کی صفت واقع ہوا ہے: ❶: الیوم: أيام معدودة. ❷: الأمة: أمة معدودة. ❸: الدرهم: دراهم معدودة.

۱۴: قرآن مجید میں تین آیات نزولِ قرآنی کے عرصے کو اُجاگر کرتی ہیں: ❶: ''شَہۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ''. ❷: ''اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ''. ❸: ''اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ''(۱۶)

۱۵: کلمہ ''عِدَّۃ'' بابِ صوم سے متعلق رکوع میں تین دفعہ وارد ہوا: ❶: ''فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ''، ❷: ''فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ''، ❸: ''وَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّۃَ''.

۱۶: بابِ صوم سے متعلق آیت ''ہُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمۡ وَاَنۡتُمۡ لِبَاسٌ لَّہُنَّ'' میں تین تفسیری احتمالات ہیں: ❶: زوجین کو لباس سے تشبیہ دی گئی، بایں معنی کہ لباس سے اعضاء کو ڈھانکا جاتا ہے، اسی طرح زوجین ایک دوسرے کو معصیت و نافرمانی کے ابتلاء سے محفوظ رکھتے ہیں، جو دنیا و آخرت میں موجبِ خسران و ہلاکت ہے۔
❷: زوجین آپس کے راز کو کسی تیسرے پر افشاء و ظاہر نہیں کرتے، بلکہ لباس کی مانند اُسے ڈھانکے رکھتے ہیں۔
❸: زوجین میں سے ہر ایک دوسرے کے جسم سے متنفع ہوتا ہے، جیسا کہ لباس بدنِ انسانی سے مَس ہوتا ہے۔

۱۷: روزے کی تین قسمیں ہیں: ❶: فرض، ❷: واجب، ❸: نفل۔

۱۸: بابِ صوم میں مختلف احکام میں تین مرتبہ نسخِ شرعی وارد ہوا ہے۔

۱۹: ایامِ بیض تین ہیں، جن میں ہر ماہ روزہ رکھنا مسنون ہے۔

آیاتِ کریمہ سے متعلق فقہی مسائل:

۱: فرضیتِ صوم: ''یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ''

۲: مریض و مسافر کے واسطے رخصت: ''فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ''.

۳: شیخ فانی کے حق میں بالکلیہ سقوط اور فدیہ: ''وَعَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَہٗ فِدۡیَۃٌ طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ''

۴: رمضان کی ہتک حرمت کی صورت میں تعزیر وتنبیہ اور کفارہ کا حکم: ''تِلۡکَ حُدُوۡدُ اللہِ فَلَا تَقۡرَبُوۡہَا'' اس میں قریب پھٹکنے سے بھی منع کیا گیا، جو عقوبتِ مالی اور تعزیر کا موجب ہے۔

۵: بابِ صوم میں سحری و افطاری سے متعلق تیقن وتأکد کا حکم، اور قلبی خلجان و وساوس سے اجتناب کا

حکم: ’’حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ‘‘ (۱۷)

۶: ادائیگیِ صوم سے متعلق دو قسموں کا بیان: اداء و قضاء ’’اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ‘‘، ’’فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ‘‘

۷: محذوراتِ اعتکاف ممنوعاتِ صوم کی بنسبت زیادہ ہیں: ’’وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ‘‘

۸: اعتکاف صرف مسجدِ شرعی میں درست ہے: ’’وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ‘‘

۹: اعتکاف واجب و مسنون کی حالت میں روزہ شرط ہے، بایں طور کہ اعتکاف کو احکامِ صوم کے سیاق میں ذکر کیا گیا ہے۔

۱۰: عید کے دن تکبیراتِ تشریق کا ثبوت: ’’وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ‘‘

۱۱: ماہِ رمضان اور عید کے واسطے رؤیتِ ہلال کی اہمیت واہتمام: ’’فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ‘‘ نیز ارشاد فرمایا: ’’وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ‘‘۔

آیاتِ صوم میں ذکر کردہ ضمنی و عمومی فوائد:

اللہ رب العزت کے خصوصی امتنان وفضل کی بنا پر خاص عناوین کے تحت فوائد کو ذکر کیے جانے کے بعد اب ہم ان آیات سے مستنبط عمومی فوائد کی طرف توجہ مبذول کرتے ہیں:

۱: کلامِ مجید میں فرضیتِ صوم سے متعلق احکام کا اس قدر تفصیل کے ساتھ بجز اس آیت کے اور کسی آیت میں تذکرہ نہیں ملتا۔

۲: کلمہ ’’کتب‘‘ آیاتِ کریمہ میں دو علیحدہ معنوں میں استعمال ہوا ہے: بمعنی ’’فرض‘‘: ’’كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ‘‘ بمعنی ’’قدّر‘‘: ’’وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ‘‘ (فائدہ لغویہ)

۳: اللہ رب العزت کا بے انتہا احسان ہے کہ اپنے بندوں پر صلاح وتقویٰ کے حصول کے واسطے روزوں کو فرض کیا، البتہ اس کی انجام دہی میں ایک گونہ مشکل ومشقت ہے، لہٰذا اس کو بصیغۂ مجہول ذکر کیا: ’’كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ‘‘؛ چونکہ صیغۂ معلوم میں بدگمانی کے اعتقاد کا خطرہ تھا، جس کا واضح انداز میں ازالہ فرمایا: ’’يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ‘‘، بہرحال جب پہلی آیت میں صیغۂ مجہول کا اسلوب اختیار کیا تو آئندہ آیات میں بھی اسی کی رعایت کی گئی: ’’اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ‘‘

۴: آیتِ کریمہ ’’يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا‘‘ سے اشارہ ملتا ہے کہ وجوبِ صوم کے لیے قبولیتِ ایمان شرط ہے، اسی طرح روزہ کا بارگاہِ خداوندی میں قبول ہونا ضروری ہے، جیسا کہ حدیثِ مبارکہ سے اس بات کی تائید ہوتی ہے: ’’من صام رمضان إيمانًا واحتسابًا غفر له... الخ‘‘۔

۵: ابتداء آیت میں جب روزے کی فرضیت کو بیان کیا تو فرمایا: ’’اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ‘‘ پھر ان محدود ایام کی وضاحت فرمادی کہ وہ رمضان کا مہینہ ہے، اس میں درحقیقت عملی طور پر احکامِ تکلیفیہ میں تدریجی پہلو اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، تاکہ ابتداء امر میں منزلِ مراد کا حصول نفس پر شاق وگراں معلوم نہ ہو۔

۶: آیتِ کریمہ ’’شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ‘‘ سے اشارہ کردیا کہ روزہ کی مشروعیت کے لیے اس مہینہ کا خصوصی انتخاب اس مہینہ میں نزولِ قرآنی کے باعث ہوا ہے۔

۷: ان آیاتِ کریمہ سے یہ فائدہ معلوم ہوتا ہے کہ راہِ حق کی طرف داعی و مصلح کو احکامات سے وابستہ علل ومعارف سے اُمت کو روشناس کرانا چاہیے، خصوصاً ان فوائد سے جن سے کم وبیش ہر انسان کا شب روز واسطہ پڑتا ہے، جیسا کہ خود ربِ کائنات نے ارکانِ اسلام کو بیان فرما کر ان میں پنہاں حقائق ولطائف سے بندوں کو روشناس کیا، مثلاً روزے کی حکمت ’تقویٰ‘ کو ذکر فرمایا، نماز کی حکمت ’بے حیائی کے امور سے اجتناب‘ کو ذکر کیا: ’’اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡهٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ ؕ‘‘، اسی طرح زکوٰۃ کو اموال کی تطہیر وتزکیہ کے ساتھ معلول کیا: ’’خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمۡ وَتُزَکِّیۡهِمۡ بِهَا‘‘، رکنِ اسلام حج کو مشاہدۂ صنعتِ الٰہی کی حکمت سمیت واضح کیا: ’’لِّیَشۡهَدُوۡا مَنَافِعَ لَهُمۡ‘‘ إلي ’’وَلۡیَطَّوَّفُوۡا بِالۡبَیۡتِ الۡعَتِیۡقِ‘‘

۸: اسی طرح توحید کے علمبردار ہر واعظ کو ترغیب دی ہے کہ لوگوں کے ساتھ نرمی وحسن سلوک سے پیش آئے، احکامات کو اُمت کے روبرو سخت وگنجلک بنا کر پیش کرنے سے احتیاط برتی جائے: ’’یُرِیۡدُ اللّٰهُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ‘‘، اور حدیث شریف میں ہے: ’’یسروا ولا تعسروا‘‘.(۱۸)

۹: اللہ تعالیٰ مخلوق پر نہایت مہربان ہیں: ’’یُرِیۡدُ اللّٰهُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ‘‘

۱۰: علمِ الٰہی کا بیان، جس پر ذرہ بھر بھی کوئی چیز مخفی نہیں: ’’عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّکُمۡ کُنۡتُمۡ تَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ‘‘.

۱۱: اللہ رب العزت کا اپنے بندوں کی توبہ کو قبول کرنا: ’’فَتَابَ عَلَیۡکُمۡ وَعَفَا عَنۡکُمۡ‘‘.(۱۹)

۱۲: اعمالِ صالحہ میں نیت کی اہمیت، اور نیت کی بنا پر مباح عمل کا مستحب بن جانا: ’’فَالۡـٰٔنَ بَاشِرُوۡهُنَّ وَابۡتَغُوۡا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَکُمۡ‘‘

۱۳: روزہ نفسانی وشہوانی لذات کے ترک کا نام ہے: ’’فَالۡـٰٔنَ بَاشِرُوۡهُنَّ وَابۡتَغُوۡا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَکُمۡ ۪ وَکُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الۡخَیۡطُ الۡاَبۡیَضُ مِنَ الۡخَیۡطِ الۡاَسۡوَدِ مِنَ الۡفَجۡرِ ۪‘‘ مذکورہ آیت میں تینوں کی اجازت وقتِ معین کی تحدید کے ساتھ دی گئی ہے۔

۱۴: قرآن فہمی کے واسطے حدیث نبوی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی طرف احتیاج: جیسا کہ مذکورہ آیت سے متعلق ایک واقعہ وابستہ ہے، جس کا بیان روایات میں ملتا ہے کہ ایک صحابیؓ نے آیتِ قرآنی کے ظاہر کے پیشِ نظر اپنے تکیہ کے نیچے سفید وسیاہ دھاگہ رکھا، مگر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی حقیقت کو واشگاف کیا اور فرمایا کہ سفید

دھاگہ سے مراد صبح صادق کی سفیدی ہے۔

۱۵: قرآن مجید میں مجازی معنی واستعارہ کا استعمال: ''هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ''، ''حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ''، ''فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ''

۱۶: انسان کو اس کی قدرت وبساط کے مطابق احکامِ تکلیفیہ کا مامور بنایا جاتا ہے: ''فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ ''، ''عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ''.

۱۷: اس سے تنبیہ ہوتی ہے کہ ایسے کلمات کے استعمال سے احتراز برتنا چاہیے جو فحش امور پر دال ہوں، جیسا کہ جماع وغیرہ کے کلمات، بلکہ ان میں کنائی اسلوب کی رعایت کرنا اولیٰ ہے: ❶: ''الرَّفَثُ''، ❷: ''بَاشِرُوْهُنَّ''، ❸: ''تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ''. (۲۰)

۱۸: ماہِ رمضان میں کثرت سے نوافل کا اہتمام: ''فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ۔''

۱۹: عملِ صالح کی تکمیل وتتمیم پر رغبت: ''وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ'' اور حدیث میں ہے: ''إنما يوف الأجير أجرهٗ إذا وفّٰى عمله''.

۲۰: رمضان المبارک کا مہینہ باعثِ خیر وفلاح ہے: ''وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ''، اسی مضمون کو متضمن حدیث وارد ہے: ''الأمة في خير ما عجلوا الفطر''.

۲۱: ماہِ رمضان برکت کا مہینہ ہے: ''اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ ''، اور فرمایا: ''شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ '' جیسا کہ حدیث میں ہے: ''تسحروا فإن في السحور بركة.''

۲۲: رمضان المبارک توبہ وانابت کا مہینہ ہے: ''عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ۔''

۲۳: خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کی فضیلت ومنقبت: آپ کے ایک عمل کی بنا پر پوری اُمت کے حق میں تخفیف کا فیصلہ سنا دیا گیا: ''عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ''

۲۴: اواخرِ آیات کا یکساں طریق پرورود: ''تَتَّقُوْنَ''، ''تَعْلَمُوْنَ''، ''تَشْكُرُوْنَ''، ''يَرْشُدُوْنَ''

۲۵: آیتِ کریمہ: ''وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ '' میں یاءِ متکلم کو چھ مرتبہ مکرر ذکر کیا گیا: ''عِبَادِيْ، عَنِّيْ، فَاِنِّيْ، دَعَانِ، لِيْ، بِيْ۔''

۲۶: اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ'' سے متعلق بعض مفسرین لکھتے ہیں کہ بندوں کو مجھ سے اجابت (دعا کو قبول کرنے) کا سوال کرنا چاہیے، تاکہ میں انہیں اجابت سے نوازوں، جیسا کہ امام قرطبیؒ نے بحوالہ ابن عطیہؒ ذکر کیا ہے۔ (۲۱)

۲۷: راقم اس پر عرض خواہ ہے کہ اگر اس تفسیر کو درایۃً درست تسلیم کیا جائے تو اس سے دعا کے بعد آمین کا ثبوت ملتا ہے، چونکہ آمین بمعنی ''اسْتَجِبْ'' ہے۔

۲۸: اسی طرح اس سے جماعت کے ساتھ دعا کا ثبوت ملتا ہے، بایں طور کہ ایک دعائیہ کلمات کہے اور باقی سب آمین کہیں، یہی وجہ ہے کہ کلمہ ''الداع'' کو مفرد اور ''فَلْيَسْتَجِيْبُوْا'' کو صیغۂ جمع کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

۲۹: اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ ''الدَّاعِ'' سے مراد امام ہو، اور اس کو نماز میں قراءتِ فاتحہ کی حالت تصور کیا جائے، چونکہ سورۃ الفاتحہ کا مضمون دعا پر مشتمل ہے، اور مقتدی اس کے بعد آمین کہیں، جیسا کہ باری تعالیٰ نے اجابتِ دعا سے متعلق وعدہ فرمایا ہے، اسی مضمون سے منسلک حدیث ہے: ''قسمت الصلاة بيني و بين عبدي ... الحديث.''

۳۰: اس بات میں ہرگز استبعاد نہیں کہ ''وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ'' سے مراد قبولیتِ دعا سے متعلق پختہ اعتقاد ہو، جس کا وعدہ آیت کے دوسرے ٹکڑے میں فرمایا: ''أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ''

هٰذا ما وصلتُ إليه في هٰذا الباب، فما أصبتُ فيه فهو من الله وما أخطأت فيه فمنّي ومن الشيطان والله تعالىٰ ورسولهٗ بريئ منه

اخیر میں ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دست بستہ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس ماہِ مقدس تک صحت وعافیت کے ساتھ پہنچائے، اس میں کی جانے والی عبادات کو اپنے دربارِ عالی میں شرفِ قبولیت سے نوازے، آمین۔

حوالہ جات

۱: سورة البقرة: ۱۸۳ إلى ۱۸۷
۲: التفسير الكبير، ج:۵، ص:۲۶۰
۳: التفسير المنير، ج:۲، ص:۱۶٤
٤: التفسير المنير، ج:۲، ص:۱۳۱
۵: تفسير ابن كثير
٦: التفسير الكبير، ج:۵، ص:۲۵۹
۷: التفسير المنير، ج:۲، ص:۱۷۲
۸: تفسير ابن كثير، ج:۲، ص:٤٤١
۹: تفسير ابن كثير، ج:۲، ص:٤۳٦
۱۰: التفسير للقرطبي، ج:۳، ص:۱۹۸
۱۱: التفسير للقرطبي، ج:۳، ص:۱۸٦
۱۲: التفسير المنير، ج:۲، ص:۱۵٦
۱۳: تفسير ابن كثير، ج:۲، ص:٤۵٦
۱٤: التفسير الكبير، ج:۵، ص:۲٤۳
۱۵: التفسير الكبير، ج:۵، ص:۲۵۹
۱٦: تفسير ابن كثير، ج:۲، ص:٤٤۰
۱۷: تفسير الدر المنثور
۱۸: تفسير ابن كثير، ج:۲، ص:٤٤۱
۱۹: التفسير للقرطبي، ج:۳، ص:۱۹۱
۲۰: التفسير الكبير، ج:۵، ص:۲٦۹
۲۱: التفسير للقرطبي، ج:۲، ص:۳۰۹